تقریر

تقریر بابت اہل بیت

وقت 5-7منٹ

سیرت صاحبزادۂ رسولؐ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:41)

ترجمہ: محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان سیرت صاحبزادۂ رسولؐ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پچیس سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئی سوائے ایک صاحبزادے ابراہیم کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُمِّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ کے حوالے سے تو عموماً تاریخ و سیرت کے علماء کا اتفاق ہے لیکن بیٹوں کی تعداد اور نام کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام بیٹے چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔ مستند طور پر آپ کے بیٹوں کی تعداد چار بیان کی جاتی ہے۔ آپؐ کے سب سے پہلے بیٹے جن کے بارے میں تاریخ دانوں میں اختلاف نہیں ان کا نام قاسم تھا اور انہی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت "ابوالقاسم" مشہور ہوئی۔ آپ کے یہ بیٹے صرف ڈیڑھ دو سال تک زندہ رہے اور بعض روایتوں کی رُو سے صرف سات دن۔

(سیرت حلبیہ جلد 3 صفحہ 404)

اس کے بعد ابن اسحاق کے مطابق آپ کے ہاں دو بیٹے طاہر اور طیب پیدا ہوئے، مگر یہ دونوں بھی زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکے اور نبوت سے پہلے ہی ان کی وفات ہو گئی۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 192)

ایک روایت کے مطابق صاحبزادہ عبد اللہ کو ہی طاہر اور طیب بھی کہا جاتا ہے جبکہ دوسری روایت کے مطابق صاحبزادہ طاہر اور صاحبزادہ طیب، صاحبزادہ عبد اللہ کے علاوہ تھے جو قبل از بعثت توام پیدا ہوئے۔ اسی طرح قبل از بعثت صاحبزادہ طیب اور صاحبزادہ مطیب کی توام ولادت اور ایک اور بچے عبد المناف کا ذکر بھی ملتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طاہر کے ساتھ توام پیدا ہونے والے بیٹے کا نام مطہر تھا۔

(اہل بیت رسولؐ از حافظ مظفر احمد صفحہ 37)

ان بیٹوں کے علاوہ اور بھی کئی نام تاریخ میں ملتے ہیں جو سب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ ان تمام لڑکوں (بیٹوں اور نواسوں) کا اگر مجموعی طور پر شمار کریں جو آپ کی زندگی میں فوت ہوئے تو یہ تعداد گیارہ بارہ تک پہنچ جاتی ہے۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 صفحہ 404)

سامعین! اولاد کا وفات پا جانا والدین کے لیے ایک بہت ہی بڑا صدمہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود جس عظیم الشان صبر کا جو نمونہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا وہ بے مثال ہے۔ جب آپؐ کی آنکھیں اپنے ایک نواسے کی جدائی پر اشکبار ہوئیں تو ایک بھی حرف شکایت زبان پر جاری نہ ہوا بلکہ یہی کہا کہ اللہ ہی کا ہے جو وہ لیتا ہے اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب التوحید)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم خُلق کو یوں بیان فرماتے ہیں:

"تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں۔ میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔ ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں یہی منہ سے نکلتا تھا کہ اے خدا! ہر ایک چیز پر میں تجھے مقدّم رکھتا ہوں مجھے اس اولاد سے کچھ تعلق نہیں۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دُنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے۔"

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد23 صفحہ299)

آج خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جن صاحبزادے کا ذکر کرنا ہے ان کا نام ابراہیم رضی اللہ عنہ ہے۔ آپؓ، اُم المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے 8 ہجری میں ذی الحجہ کے مہینہ میں پیدا ہوئے۔ جب حضرت ماریہؓ حاملہ ہوئیں تو جبریلؑ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا "اے ابوابراہیم! آپؐ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو ماریہ سے ایک لڑکا عطا کرنے والا ہے اور ارشاد ہے کہ آپ اس کا نام ابراہیم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ بیٹا مبارک کرے اور دنیا اور آخرت میں اسے آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذریعہ بنائے۔"

(تاریخ دمشق جلد1 صفحہ110)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم کی ولادت سے اگلے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"آج رات مجھے اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے جس کا نام مَیں نے اپنے باپ کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔"

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان و العیال)

یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

حضرت ماریہؓ کی دایہ حضرت سلمیٰؓ تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر ابورافعؓ کو یہ خوشخبری سنائی اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نومولود کی خوشخبری دی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خوشخبری پر حضرت ابورافعؓ کو ایک غلام انعام کے طور پر دیا۔ جب حضرت ابراہیمؓ سات دن کے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقیقہ کے لئے ایک بھیڑ کو ذبح کیا اور نومولود کے بال منڈوائے اور ان کے وزن کے برابر راہ خدا میں چاندی دی۔

(ابن عساکر جزء3 صفحہ236)

انصار کی خواتین ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے میں رقابت کر رہی تھیں اور اس طرح وہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تر ہونا چاہتی تھیں کیونکہ وہ بخوبی جانتی تھیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو عزیز رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی رضاعی بننے کی سعادت بالآخر حضرت اُم بردہؓ خولہ بنت منذر بن زید کو حاصل ہوئی۔

(تاریخ دمشق جلد7 صفحہ413)

کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابوسیفؓ کی بیوی حضرت اُم سیفؓ نے رضاعت کی سعادت حاصل کی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیمؓ سے بہت محبت تھی۔ آپؐ ان کو دیکھنے ان کے رضاعی والدین کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ کبھی ابراہیمؓ کو آپؐ کے پاس بھی لایا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیمؓ نے تقریباً 18 ماہ کی عمر پائی کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ آپؓ کی وفات ایک الٰہی تقدیر تھی جس کے متعلق اشارے بھی موجود تھے جیسا کہ خاکسار نے سورۃ الاحزاب کی آیت 41 تلاوت کی ہے کہ محمدؐ تم جیسے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ یہ آیت ابراہیمؓ کی ولادت سے تین سال قبل وحی ہو چکی

تھی جس سے یہ اشارہ بھی ملتا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نرینہ اولاد بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے گی۔ آپؑ کی وفات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْعَاشَ اِبْرَاهِيْمَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ایک صدیق نبی ہوتا۔

(ابن ماجہ کتاب الجنائز)

آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کو غسل دے کر کفن دیا جائے۔ اس کے بعد ان کے جنازہ کو اٹھا کر قبرستان بقیع میں لایا گیا اور اس جگہ پر سپرد خاک کیا گیا۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس عزیز بیٹے کی وفات پر بھی کمال صبر کا مظاہرہ فرمایا لیکن ابراہیمؓ کا جنازہ دیکھ کر آپؐ کی بھی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ بھی روتے ہیں؟ فرمایا یہ تو اولاد سے محبت کا جذبہ ہے کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غمگین ہے مگر ہم کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے جس سے ہمارا ربّ ناراض ہو اور اے ابراہیم! سچی بات تو یہ ہے کہ تیری جدائی پر ہم بہت غمگین ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر یہ بھی فرمایا کہ ابراہیمؓ کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہوگی۔

(بخاری کتان الجنائز باب ما قیل فی اولاد المسلمین)

یعنی ان کی روحانی تکمیل جنت میں ہو گی۔

حضرت ماریہؓ بھی اپنی اکلوتی اولاد کی وفات پر غمگین تھیں۔ آپؓ کی بہن سیرین روایت کرتی ہیں کہ جب ابراہیمؓ کے آخری لمحات تھے تو مَیں اور میری بہن ماریہ رونے لگے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونچی آواز میں رونے سے منع فرمادیا۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 8 صفحہ 215)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی رہتے تھے۔ چنانچہ اتفاق سے جب حضرت ابراہیمؓ کی وفات پر سورج گرہن بھی ہوا تو اُس پر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے عظیم الشان بیٹے کی وفات پر سورج بھی گہنا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شک اپنے بیٹے سے بہت پیار تھا لیکن پھر بھی آپؐ نے یہ حق بات کھول کر لوگوں کو بیان کی کہ چاند اور سورج اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔ کسی کی موت یا پیدائش پر ان کو گرہن نہیں لگا کرتا۔ البتہ اس نشان کو دیکھ کر اللہ سے ڈرتے ہوئے صدقہ وغیرہ دینا چاہیے۔

(بخاری کتاب الکسوف)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماریہؓ اور اپنے بیٹے کے ننھیالی رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ اچھا تعلق رکھا۔ آپؐ نے اہلِ مصر کے بارہ میں مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ "جب تم مصریوں پر غالب آؤ تو اُن سے حسنِ سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ ایک تو "ذمہ" کا تعلق ہے دوسرے "رحم" کیونکہ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ بھی انہی میں سے تھیں۔"

(طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 50)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی تدفین خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت البقیع میں فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(کمپوز ڈبائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)